چند مشاہدات اور واقعات

جامع المعقول والمنقول حضرت العلامہ مولانا مغفور اللہ صاحب استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ہمارے اکابرین اور مشائخ کو اللہ تعالیٰ نے مختلف النوع صفات سے نوازا تھا جو کہ یکے بعد دیگرے دین اسلام اور علوم نبوت کی خدمت کرتے ہوئے دُنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ شیخ الحدیث محدث کبیر حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہٗ بھی مختلف النوع اور ہمہ جہت صفات کے مالک تھے، بالآخر انہوں نے بھی اپنے تلامذہ و متعلقین اور دُنیائے اسلام میں پھیلے ہوئے تبعین کو یتیم چھوڑ کر اقلیم آخرت کی راہ لی۔

آپ جامع الصفات تھے، مسندِ تدریس کی رونق تھے جُملہ علوم وفنون احادیث، تفسیر میں اعلیٰ پایہ کے مدرس تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ مخلوقِ خدا کی ہدایت اور رُشد و فلاح کی اشاعت کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے۔ ملک وقوم کی خدمت، اسلامی نظام کے نفاذ اور ترویج شریعت کے لیے بھی آپ کی مساعی کسی سے کم نہ تھیں بلکہ اس میدان کے سپہ سالار تھے۔ استقامت علی الدین تو آپ ہی کی امتیازی علامت تھی گویا وہ اس شعر کے صحیح مصداق تھے

للحق عبدالحق صار امعاضدًا

فسواہ شیٔ لا یمرّ بباله

حضرت الشیخؒ احترام مشائخ، اتباعِ سُنت اور علماء کے اکرام میں یکتا اور شفقت علی الاصاغر طلبہ کی حوصلہ افزائی اور ہمت آفرینی میں یرحم صغیرنا کا صحیح مصداق تھے۔ تخلّق باخلاق اللہ اور تخلق باخلاق النبیؐ مثل شفقت وعنایت اور تواضع و انکساری میں اپنی مثال آپ تھے۔

مجھے مضامین لکھنے کا تجربہ نہیں اور نہ ہی کبھی اس فیلڈ میں کام کیا ہے تاہم حضرتؒ سے قرب وخدمت اور دارالعلوم میں ان کی حین حیات تدریسی کام دس سال سے زائد عرصہ پر پھیلا ہوا ہے، اس دوران اُن سے بہت سے فیوض و برکات حاصل ہوئے اور حضرت الشیخؒ کو بہت قریب سے دیکھا۔ ذیل میں اپنے چند مشاہدات لکھ کر خریداران یوسف میں نام درج کراتے کی سعادت حاصل کرتا ہوں:۔

حضرت مولانا مارتونگ باباجیؒ

حضرت شیخ الحدیث کے ادب واحترام اکابرین اور تواضع کا یہ عالم تھا کہ ایک روز میرے استاذ محترم مولانا رشید احمد صاحب جو کہ مولانا خان بہادر مارتونگ باباجیؒ کے فرزند ہیں، دارالعلوم تشریف لائے، اُن کی معیت میں حضرت الشیخؒ کی خدمت میں حاضری ہوئی موصوف نے مولانا مارتونگ باباؒ کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ابتداءً میرا تخیل مولانا کے بارے میں یہ تھا کہ وہ معقولات میں شہرت اور مجتہد کا درجہ رکھنے کی وجہ سے بڑی شان وشوکت اور جاہ وجلال کے ساتھ رہتے ہوں گے، تو اتفاقاً مولانا کی دارالعلوم آمد ہوئی، ملاقات پر مولانا کو دیکھ کر میرا تخیل شرمندۂ تعبیر ہو گیا اور عقل حیران رہ گئی کہ اتنے بڑے علم اور شہرت کے مالک ہونے کے باوجود وہ بے حد انکساری اور تواضع اور سادہ زندگی کے مالک ہیں، اور آپ نے مولانا مارتونگ باباؒ کے بارے ایسے انداز میں تبصرہ فرمایا کہ گویا عین ان کے وجود کا احترام کیا۔ اور بعد میں ارشاد فرمایا کہ مولانا مارتونگ باباؒ کے شاگرد بھی معتدل مزاج ہیں ان میں نہ زیادہ تندی ہے اور نہ زیادہ نرمی۔

دُعا اور اعتماد کی برکتیں

ابتداءً دارالعلوم میں فنون اور معقولات کی مختلف کتب زیر درس رہیں۔ دارالعلوم کے صدرالمدرسین حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب زروبویؒ کی وفات پر ان کے زیر درس دورۂ حدیث میں مسلم شریف کی تدریس کے لیے حضرت شیخ الحدیثؒ نے حکم فرمایا لیکن میں اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کی بنا پر اس منصب اور مقام سے خوف زدہ تھا اور اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھتا تھا۔ آخر کار اس منصب کو قبول کرنے سے معذرت کے لیے حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی نا اہلی کا اظہار کیا لیکن حضرت مولانا نے فرمایا کہ میں آپ پر اعتماد کرتے ہوئے یہ منصب دے رہا ہوں آپ اسے قبول فرمائیں انشاء اللہ خیر ہی خیر ہوگی اور میں دعا گو رہوں گا۔ آپؒ کے اس اعتماد اور ارشاد کی برکت ہے کہ اس کے بعد مسلم شریف کی تدریس میں نہ کوئی مشکل پیش آئی اور نہ وہ خوف رہا اور بحمد اللہ ابھی تک بطریقِ احسن اس کی تدریس جاری و ساری ہے۔

احترام اکابر

ایک مرتبہ احقر حضرت الشیخؒ سے احادیث میں تبرکاً اجازت حاصل کرنے کے لیے حاضر خدمت ہوا، آپ صلوٰۃ عصر کے بعد اپنی مسجد میں تشریف فرما تھے، اس موقع پر مختلف جگہوں سے آئے ہوئے علماء کرام موجود تھے۔ آپ نے اجازت فی الحدیث اور بیانِ سند سے قبل اپنے اکابرین کے عبرت انگیز واقعات اس انداز میں بیان فرمائے گویا کہ موصوف کو جو کچھ بھی ملا وہ اپنے اکابرین کی محنت، توجہ وعنایت اور دعاؤں کا ثمرہ سمجھتے ہیں۔

چودھویں کا چاند

چھوٹے دورہ یعنی موقوف علیہ کی درس گاہ میں مشکوٰۃ جلد ۱ کے درس میں جب بھی مشغول ہوتا اور مولانا موصوف اپنے معمول کے مطابق جب دارالعلوم کے دفتر اہتمام کی طرف

تشریف لاتے ہوئے نگاہوں کے سامنے سے مدرسے اور ان کے چہرہ پر نظر پڑتی تو چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا چاند نظر آتا اور میری زبان پر بے اختیار یہ حدیث شریف جاری ہو جاتی اور طلبا کو میں مولانا کو حضورؐ کی ایک دُعا کا مصداق اور بین مثال کے طور پر پیش کرتا ۔

قال نضر اللہ عبداً سمع مقالتی فحفظها ووعاها واداها الخ

گویا حضرت الشیخؒ اس حدیث میں کیے گئے وعدہ اور ثمرہ مرتبہ کا صحیح مصداق ہیں۔ اسی طرح جب اوائل میں دارالعلوم میں شرح عقائد اور خیالی کا درس دیا کرتا تھا تو علامہ شمس الدین خیالی نے اپنے ممدوح کے بارہ میں قصیدہ کہا ہے۔

محمود اهل الفضل طرا كاسمه
وكفىٰ به برهان حسن خصاله

تو اس قصیدہ کو پڑھتے وقت بلا اختیار مفتی اعظم پاکستان مولٰنا مفتی محمود صاحبؒ اس شعر کے مصداق کی صورت میں سامنے آتے تھے ۔

ایک کرامت ایک بار مجھے ملیریا کا بخار ہوا اور زیادہ ایام گذرنے پر طبیعت کافی پریشان ہو گئی تو فوراً حضرت شیخ الحدیثؒ کی ذات بابرکات ذہن میں آئی اور کسی کے واسطے سے ان کی خدمت میں دُعا کے لیے درخواست کی جبکہ حضرت الشیخؒ بعد العصر اپنی آبائی مسجد میں تشریف فرما ہوتے تھے ۔ تو جب عصر کا وقت ہوا تو میری طبیعت میں فرحت کشادگی اور سرور آنا شروع ہو گیا اور طبیعت سنبھلتے سنبھلتے بالکل درست ہو گئی ۔ یہ مولانا کی کرامت تھی کہ انہوں نے اطلاع ملتے ہی فوراً توجہ فرمائی اور دعائیں دینی شروع کیں ۔

برکتِ صحبت اسی طرح بعض اوقات جب طبیعت میں انقباض آتا تو مولانا کی خدمت میں بوقتِ عصر حاضر ہو کر تھوڑی دیر ان کی مجلس کی صحبت اختیار کرنے سے طبیعت بالکل سنبھل جاتی اور ذہنی پریشانیاں دور ہو جاتی تھیں ۔

سخاوت میرے والد محترم بیماری کی وجہ سے خیبر ہسپتال پشاور میں داخل تھے، جب حضرت الشیخؒ کو خبر ہوئی تو وہ علالت و نقاہت کے باوجود بالذات خود ہسپتال تشریف لائے، بیمار پرسی کی اور اپنی ذاتی جیب سے ایک ہزار روپے (اُس زمانے میں ایک ہزار روپیہ آج کے پانچ ہزار (۵۰۰۰) کے برابر تھا) کی رقم عنایت فرمائی ۔ اور حضرت شیخ الحدیثؒ کی تشریف آوری کی وجہ سے ڈاکٹروں کی توجہ بھی ہماری طرف زیادہ منعطف ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے مولانا کی برکت سے والد محترم کو شفاء عطا فرمائی ۔

اسی طرح جب رمضان کی تعطیلات میں گھر جانا ہوتا تو مولاناؒ باقاعدہ اپنی طرف سے بطور شفقت کبھی نقد رقم کبھی کپڑے وغیرہ کی صورت میں عیدی ارسال فرماتے رہتے تھے ۔

حقیقت یہ ہے کہ مدارس کے اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث تمام مہتمم حضرات سے ممتاز حیثیت رکھتے تھے ۔ آپ ہر مدرس سے تواضع، شفقت اور ہمدردی کا معاملہ فرماتے تھے ۔

مؤتمر المصنفین کی علمی اور تاریخی پیش کش

افاداتِ حکیم

مجموعہ مواعظ شیخ التفسیر والحدیث حضرت العلامہ مولانا عبدالحلیم صاحب قدس سرہ

مرتب
حافظ محمد ابراہیم فانی مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ناشر
مؤتمر المصنفین ⊙ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

ہدیہ ۱۰/۰۰ روپے علاوہ ڈاک خرچ